سوال

(222) تشہد میں انگلی کس وقت ہلانی چاہیے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

تشہد میں انگلی کس وقت ہلانی چاہیے شروع سے لے کر آخر سلام تک ہلانی چاہیے جو لوگ نہیں ہلاتے ان کے بارے میں وضاحت فرمائیں اور ان کی روایت «یُشِیْرُ بِاِصْبَعِهٖ اِذَا دَعَا وَلَا یُحَرِّکُهَا» (مشکوۃ) کے بارے میں وضاحت فرمائیں اور احادیث مسند احمد والی لکھ کر سعادت فرمائیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مشکوۃ باب التشہد فصل اول کی پہلی حدیث :

«عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اﷲِ ﷺ إِذَا قَعَدَ فِی التَّشَهُّدِ الخ» نقل کرنے کے بعد لکھا ہے «وَفِیْ رِوَایَةٍ کَانَ إِذَا جَلَسَ فِی الصَّلٰوةِ وَضَعَ یَدَیْهِ عَلٰی رُکْبَتَیْهِ وَرَفَعَ إِصْبَعَهُ الْیُمْنٰی الَّتِیْ تَلِی الْاِبْهَامَ یَدْعُوْا بِهَا وَیَدُهُ الْیُسْرٰی عَلٰی رُکْبَتِهٖ بَاسِطَهَا عَلَیْهَا» (رواہ مسلم)

''جب نبی ﷺ بیٹھتے نماز میں تو رکھتے اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر اور اٹھالیتے دائیں ہاتھ کی وہ انگلی جو انگوٹھے سے ملی ہے اس سے دعا کرتے اور بایاں ہاتھ گھٹنے پر اس پر پھیلائے ہوئے''

اس حدیث سے واضح طور پر ثابت ہو رہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ تشہد کے لیے بیٹھتے ہی دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی اٹھا لیا کرتے تھے پھر اس حدیث میں جیسے دونوں ہاتھوں کے گھٹنوں پر رکھنے کے لیے لفظ ''وَضَعَ یَدَیْهِ عَلٰی رُکْبَتَیْهِ'' استعمال ہوئے ہیں ویسے ہی انگلی اٹھانے کے متعلق لفظ ''رَفَعَ إِصْبَعَهُ الْیُمْنٰی'' استعمال ہوئے ہیں تو اب ان دونوں میں سے اول الذکر کو سلام تک قرار دینا اور ثانی الذکر کو ایک لحہ بھر قرار دینا کس دلیل کی بنیاد پر ہے ؟

مشکوۃ باب التشہد فصل ثانی کی پہلی حدیث کے آخر میں ہے فَرَأَیْتُهٗ یُحَرِّکُهَا یَدْعُوْا بِهَا (رواہ ابوداؤد والدارمی)

''پس میں نے آپ کو دیکھا آپ اس کو حرکت دیتے اس کے ساتھ دعا کرتے'' رہی روایت ''وَلَایُحَرِّکُهَا'' تو اس کے متعلق شیخ البانی حفظہ اللہ تعالیٰ تعلیق مشکوۃ میں فرماتے ہیں : «فَالْقَوْلُ بِاَنَّ اِسْنَادَهٗ صَحِیْحٌ لَا یَخْفٰی بُعْدُهٗ ۔ عَلٰی اَنَّ قَوْلَهٗ فِیْهِ : وَلَایُحَرِّکُهَا ۔ شَاذٌّ اَوْ مُنْکَرٌ عِنْدِیْ لِاَنَّ ابْنَ عَجْلَانَ لَمْ یَثْبُتْ عَلَیْهِ» الخ ''خلاصہ یہ ہے انگلی کو نہ حرکت دینے والی روایت صحیح نہیں'' مسند احمد والی حدیث مندرجہ ذیل ہے : «وَعَنْ عَطَائِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ بَیْنَمَا رَجُلٌ یُصَلِّیْ وَهُوَ مُسْبِلٌ اِزَارَهٗ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اﷲِ ﷺ اِذْهَبْ فَتَوَضَّأْ قَالَ فَذَهَبَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ جَائَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اﷲِ ﷺ اِذْهَبْ فَتَوَضَّأْ ثُمَّ جَائَ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اﷲِ مَالَکَ اَمَرْتَهٗ یَتَوَضَّأُ ثُمَّ سَکَتَّ عَنْهُ ؟ فَقَالَ اِنَّهٗ کَانَ یُصَلِّیْ وَهُوَ مُسْبِلٌ اِزَارَهٗ وَاِنَّ اﷲَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی لَا یَقْبَلُ صَلَاةَ عَبْدٍ

مُسْبِلٍ إِزَارَه» (ذکرہ الہیثمی فی مجمع الزوائد ج۵ ص۱۲۵ وقال رواہ احمد ورجالہ رجال الصحیح (مرعاۃ ج ا ص ۲۰۹)

’’ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص نماز ادا کر رہا تھا جبکہ اس کا ازار (حد شرعی) سے نیچے تھا رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا جائیں وضوء بنائیں وہ گیا اس نے وضوء کیا اور واپس آیا آپ ﷺ نے فرمایا جائیں وضوء بنائیں ایک شخص نے دریافت کیا اے اللہ کے رسول ﷺ آپ نے اسے وضوء بنانے کا حکم کیوں دیا آپ نے جواب دیا وہ اس حالت میں نماز ادا کر رہا تھا جبکہ اس کی چادر (حد شرعی سے) نیچے تھی اور اللہ اس شخص کی نماز قبول نہیں فرماتا جس کا ازار ٹخنوں سے نیچے ہو‘‘

ابوداود والی حدیث کے متعلق امام نووی ریاض الصالحین میں لکھتے ہیں رواہ ابوداود باسناد صحیح علی شرط مسلم۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

احکام و مسائل

نماز کا بیان ج1ص192

محدث فتویٰ